محمود مجیب اصغر صاحب

جماعت احمدیہ کا ایک عظیم ماٹو

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات

نہایت شاندار ماٹو

"مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ میں احمدیہ جماعت کے جلسہ کے لئے مبارکباد کا پیغام بھیج رہا ہوں۔ مجھے توقع ہے کہ یہ جلسہ روح کی بالیدگی کا باعث اور سب کے لئے مسرت کا باعث بنے گا۔

ہر سال بڑی تعداد میں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں اس سال 17 ہزار (اب تو 21 ہزار) کی تعداد میں لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ مختلف ممالک سے جو لوگ یہاں آئے ہیں ان کو اور جماعت احمدیہ کے مقاصد یعنی رواداری اور ہمدردی ان سب کو ہماری حمایت حاصل ہے۔ کوسووو مین جماعت نے امدادی مہم چلائی۔ حکومت برطانیہ نے حالات کو بہتر بنانے میں حصہ لیا۔ اس بارے میں حکومت برطانیہ کا موقف بھی رواداری اور انسانی ہمدردی پر منحصر ہے۔

جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ایسا شاندار ہے کہ کسی کا اس سے بہتر ماٹو نہیں ہو سکتا۔

یہ چند ایام دلچسپی اور شوق سے گزاریں۔ اس سے جماعت احمدیہ کے اس مثبت اور نتیجہ خیز کردار کو جو اس ملک میں انہوں نے دکھایا ہے۔ اس کو تقویت ملے گی۔ آپ کا مخلص ٹونی بلیئر (وزیر اعظم برطانیہ)"

(بحوالہ الفضل ربوہ 21۔ اگست 1999ء)

وزیر اعظم برطانیہ جناب ٹونی بلیئر صاحب کا یہ پیغام جلسہ سالانہ برطانیہ پر یکم اگست 1999ء کو برطانوی پارلیمنٹ کے رکن جناب ٹونی کول مین صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

خلیفۃ المسیح الثالث کی محبت بھری یادیں

جناب وزیر اعظم صاحب برطانیہ نے کیا ہی سچ فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" ایسا شاندار ہے کہ کسی کا اس سے بہتر ماٹو نہیں ہو سکتا۔ ان الفاظ میں جماعت احمدیہ کو یہ ماٹو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تیسرے جانشین اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے خلیفۃ المسیح الثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے عطا فرمایا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے چوتھے جانشین اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی وفات پر کیا ہی خوب فرمایا تھا

"حضور کی یاد دل سے محو ہونے والی یاد نہیں اس کے تذکرے انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہیں گے"

(الفضل ربوہ 12۔ مارچ 1983ء ص 3)

اور جماعت احمدیہ کے مایہ ناز شاعر عبید اللہ صاحب علیم نے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی شخصیت کے بارے میں کیا ہی موزوں کہا ہے:

لکھو تمام عمر مگر پھر بھی تم علیم
اس کو دکھا نہ پاؤ وہ ایسا حبیب تھا

(ویران سرائے کا دیا ص 82)

دراصل آپ کے دل میں خدا تعالیٰ اور رسول ؐ کی محبت کے بعد بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا اور اسی گہری ہمدردی کا سبق آپ نے جماعت احمدیہ کو دیا اور یہی باعث اس ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(Love For All Hatred For None)

کا تھا جو آپ نے اپنی پیاری جماعت کو عنایت فرمایا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اسے قرآن عظیم کا خلاصہ اور اپنی زندگی کا مطمح نظر قرار دیا اور محبت کا سفیر بن کر ملک ملک اس کا پرچار کرتے رہے۔ آپ کی تحریرات میں اسی کے متعلق بعض اقتباس پیش خدمت ہیں۔

ماٹو کا پس منظر

ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس ماٹو کا پس منظر یوں بیان فرمایا:۔ "میں نے اپنی عمر میں سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تدبر سے مطالعہ کیا ہے اس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو۔ شریعت بنی نوع انسان کے لئے خالصۃً باعث رحمت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے اور آپ کے صحابہ کرام ؓ نے لوگوں کے دلوں کو محبت، پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا۔ اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہو گا۔

قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے "سب سے محبت اور نفرت کسی سے نہیں"

(Love For All Hatred For None)

یہی طریق ہے دلوں کو جیتنے کا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں۔

(دورۂ مغرب 1400ھ ص 4۔523)

بیت بشارت کے سنگ بنیاد کے موقع پر آپ کا پیغام

9۔ اکتوبر 1980ء کو بیت بشارت (سپین) کے سنگ بنیاد کی تقریب آپ کے دست مبارک سے وقوع پذیر ہوئی۔ اس موقع پر آپ نے فرمایا۔

"(بیت) ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمام انسان برابر ہیں خواہ وہ غریب ہوں یا امیر پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ...... (دین حق) ہمیں باہم محبت اور الفت سے رہنے کی تعلیم دیتا ہے اور ہمیں انکساری سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ انسانوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے وقت ہمیں مسلم اور غیر مسلم میں کسی قسم کی کوئی تمیز روا نہیں رکھنی چاہئے۔ انسانیت کا یہی تقاضا ہے۔ میرا پیغام صرف یہ ہے۔

(Love For All
Hatred For None)

یعنی سب کے ساتھ پیار کرو، نفرت کسی سے نہ کرو۔

(دورۂ مغرب 1400ھ ص 544)

آپ کا مطمح نظر

1980ء کے دورہ مغرب کے دوران مغربی جرمنی میں ایک صحافی نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی زندگی کا مقصد اور مطمح نظر کیا ہے۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا

"میں نے اپنی زندگی بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے وقف کر رکھی ہے میرے دل میں نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن ہے اسی لئے میں انہیں فلاح کی طرف جو بلاشبہ (دین حق) کی راہ ہے بلا رہا ہوں۔ یہاں بھی محبت کا پیغام لے کر آیا ہوں اور وہ یہی ہے کہ انسان انسان سے محبت کرے۔ محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے ہمیشہ محبت ہی غالب آتی ہے اور تعصب کے لئے سدا سے شکست مقدر ہے"

(دورۂ مغرب 1400ء)

محبت کا سفیر

ناروے میں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"میرا ایک مشن ہے جسے پورا کرنے کے لئے میں مختلف ملکوں کا دورہ کر رہا ہوں اور اس سلسلہ میں یہاں بھی آیا ہوں۔ یہ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت دنیا دو کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے...... ان دونوں بڑی طاقتوں نے سوچا تھا کہ اگر ہم انتہائی مہلک ہتھیاروں کے اپنے پاس انبار لگا لیں گے تو اس سے دنیا میں قیام امن میں بہت مدد ملے گی قیام امن کی ان انوکھی کوشش میں وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ امن (دین حق) کے لازوال اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے انسانوں کو باہم ایک دوسرے سے محبت کرنے کی تعلیم دینے سے قائم ہو گا۔ اسی لئے میں محبت کا سفیر بن کر یہاں آیا ہوں"

(دورۂ مغرب 1400ھ ص 211)

لندن میں پریس کانفرنس

فرمایا

میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ میں سیاست میں دخل نہیں دینا چاہتا۔ میرا پیغام (دین حق) کا پیغام ہے (دین حق) کہتا ہے انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (دین حق) ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ بلا استثناء ہر انسان سے محبت کرو اور اس کے حقوق غصب نہ کرو..... اس بنیادی اصل پر عمل پیرا ہو

"نفرت کسی کے لئے نہیں محبت سب کے لئے"

اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ کسی اور کی طرف نہ دیکھو۔ قرآن کی طرف آؤ"

(دورۂ مغرب 1400ھ ص 286 ص 287)

کینیڈا کا دورہ 1980ء

فرمایا:

"تیسری عالم گیر جنگ کا خطرہ نوع انسانی کے سر پر منڈلا رہا ہے۔ اس مکمل تباہی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ پوری نوع انسانی متحد ہو کر اس خطرہ کو دور کرنے کی کوشش کرے اسے

One God and one Humanity

یعنی ایک خدا اور ایک نوع انسان کے اصول پر متحد ہونا چاہئے"

(دورہ مغرب 1400ھ ص 470)

نائیجیریا میں پریس کانفرنس

ایک صحافی کے سوال پر فرمایا

"بنی نوع انسان کی محبت ہمارے دلوں میں ہے اور یہ محبت ہی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم

انہیں راہ نجات دکھائیں اور جو خدمت بھی ہم سے بن پڑے ان کی بجالائیں۔"

(دورۂ مغرب 1400ھ ص 320)

قیام امن کا واحد ذریعہ

سوئٹزرلینڈ میں پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"امن کے قیام کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ بنی نوع انسان کے دل محبت و پیار اور بے لوث خدمت کے لئے جیتے جائیں اور انہیں یہ باور کرایا جائے کہ امن مہلک ہتھیاروں کے ذریعے نہیں بلکہ ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کی بے لوث خدمت کے ذریعہ قائم ہوگا"

(دورۂ مغرب 1400ھ ص 116)

محبت کی تلوار

فرمایا

"ایک دفعہ ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں کا ایک احمدی نوجوان ملنے آیا وہ بڑا غصے میں تھا تیوری اس کی چڑھی ہوئی تھی اور آنکھیں لال پیلی۔ کہنے لگا میرے گاؤں کا ایک مولوی روزانہ زور زور سے گالیاں دیتا ہے۔ میں اس کی ساری سرگزشت سنتا رہا۔ جب وہ خاموش ہوگیا تو میں نے اسے کہا کہ اپنے گاؤں کے مولوی سے جاکر کہو کہ جتنا زور چاہو لگا لو تم ہمارے دل میں سے اپنے لئے نفرت نہیں پیدا کر سکتے۔ ہم تو انسان سے محبت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور اس معاملہ میں آج نہیں تو کل تمہیں اس کا قائل ہونا پڑے گا تم بچ کر نہیں جاسکتے۔ محبت کی تلوار ایک ایسی تلوار ہے جس سے کوئی بچ نہیں سکتا"

(احمدی ڈاکٹروں سے بصیرت افروز خطاب 30۔ اگست 1970ء)

جماعت کو نصائح

فرمایا

"ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور خدا کرے کہ جس غرض کے لئے اس نے ایک احمدی کو پیدا کیا ہے وہ غرض ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے رہے اور ہمیشہ اس کے جوارح سے وہ ظاہر ہوتی رہے اور اس کے عمل سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی رہے۔ اللّٰھم آمین۔

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص 112)

پاکے دُکھ آرام دو

آپ نے ایک اور موقع پر جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا:

"ہم تو خدمت کے لئے، ہم تو پیار کے لئے پیدا ہوئے ہیں ہم تو محمد ﷺ کے حسن کی جھلکیاں دکھانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم کسی پر غصہ کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے۔

1974ء میں عارضی طور پر ایک فساد پیدا ہوا۔ بعض دوستوں کو (سب کو نہیں) تکلیف بھی ہوئی۔ میرے پاس آتے تھے۔ میرا فرض تھا ان کو تسلی دلاؤں۔ میں ان کو اس وقت بھی کہتا تھا بڑے زور سے کہتا تھا ہمیشہ کہتا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں۔ میں انہیں یہ کہتا تھا کہ جس نے تمہیں دکھ پہنچایا۔ میرا حکم صرف یہ نہیں کہ اس ظلم کا بدلہ نہ لو ظلم سے۔ میرا حکم یہ ہے کہ تمہارے دل میں بھی ان کے خلاف غصہ نہ رہے۔ بلکہ محبت کا جذبہ ہو اور دعائیں کرنے کا طریق ہو ان کے لئے۔ اور خدا کے فضل سے یہ بڑی پیاری جماعت ہے۔ اتنا عظیم اور اتنا حسین نمونہ ساری جماعت نے اس سختی کے زمانہ میں دکھایا۔ ہمارے آقا نے (دینی) تعلیم کی روشنی میں ہمیں یہ حکم دیا تھا اس زمانہ میں۔ اس میں کہا گیا تھا تمہیں دکھ دیا جائے گا لیکن میں کہتا ہوں مہدی (-) نے ہمیں کہا۔ میں کہتا ہوں۔

"پاکے دکھ آرام دو"

دُکھ تو تمہیں دیا جائے گا لیکن دکھ کا بدلہ نہیں لینا بلکہ آرام دینا ہے۔

گالیاں سن کے دعا دو"

زبان سے جو اذیت پہنچائی جائے۔ زبان سے اذیت نہیں پہنچانی۔ خاموش نہیں رہنا اور دل میں غصہ نہیں رکھنا۔ بلکہ تمہارے دل میں ہمدردی اور پیار اور جوش مارے اور تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ جتنی شدت لسانی ایذاء کی ہو اس سے زیادہ شدت تمہاری دعاؤں میں پیدا ہو۔ اور خدا کے فضل سے جماعت نے سب کے لئے دعائیں کیں۔ ہمارے بھائی ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا.......

میں یا آپ اس سے نفرت کریں گے؟ خدا کہتا ہے کہ میں نے اس کو اپنا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور آپ اس سے دشمنی کریں گے؟ وہ اس کا بندہ ابھی بنا یا نہیں بنا لیکن اس کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ خدا کا بندہ بنے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم تعاونوا علی البر والتقویٰ کے ماتحت اس کی پوری مدد کریں۔ اور کچھ نہ ہو تو دعاؤں کے ساتھ۔ ایسے بھی ہیں جو پیار سے بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ ٹھیک ہے تب بھی ہمیں غصہ نہیں آتا۔ لیکن دعاؤں کے ساتھ ان کی مدد شروع کریں۔ اور دعائیں کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔

حسن سلوک کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ کرتے رہیں اور یاد رکھیں آپ اور دنیا بھی یاد رکھے کہ ہم نے اپنے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اس کے بندوں کے دل جیتیں گے اور ہم پیار کے ساتھ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے ایک دن انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26۔ دسمبر 1979ء غیر مطبوعہ)

باقی صفحہ 6 پر

مزید نصائح

آپ نے جماعت کو مزید نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

"دنیا تیوریاں چڑھا کے اور سرخ آنکھیں کرکے تمہاری طرف دیکھ رہی ہے تم مسکراتے چہروں سے دنیا کو دیکھو"

(خطاب جلسہ سالانہ 1973ء)

ہم تو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ جو اپنی طرف سے ہمارا مخالف ہے...... اس کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے"

(خطبہ جمعہ 7۔ نومبر 1975ء)

خدا تعالیٰ نے ہمیں دعائیں کرنے کے لئے اور معاف کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس نے ہمیں بنی نوع انسان کا دل جیتنے کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے ہم نے کسی کو نہ دکھ پہنچانا ہے اور نہ ہی کسی کے لئے بد دعا کرنی ہے۔ آپ نے ہر ایک کے لئے خیر مانگنی ہے۔ یاد رکھو ہماری جماعت ہر ایک انسان کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے لیکن اپنے اس مقام پر کھڑے ہونے کے لئے اور روحانی رفعتوں کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے...... دعائیں کی جائیں"

(خطبہ جمعہ 14۔ جون 1974ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆